بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

اکتیسویں قسط

# وسیلہ کی اہمیت

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:..........بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (اکتیسویں قسط)

اسپیکر:..........حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..........وسیلہ کی اہمیت

زیرِ سرپرستی:..........شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..........شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..........حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:..........مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:..........حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..........13

پبلشر:..........مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم o فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم o

ولسوف يعطيك ربك فترضیo

صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبی الكريم ونحن علی ذالك من الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين

## وسیلہ کی اہمیت

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بہنو! ویسے تو ہماری ہر مجلس کا عنوان سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے،لیکن خاص طور پر جب محفل ہی ہو درود و سلام کی ، جب مجلس ہی ہو آمنہ کے لال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو اِس سے بڑھ کر بہتر موقع درود وسلام کا کیا ہوسکتا ہے؟ خدا کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کے لئے ،اُن کی نعت پڑھنے کے لئے ، اُن کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہمیں اُس نے پھر اس مکان میں اور اِس مقام پر پھر ایک موقع عنایت فرمایا۔

آیئے اِس سے پہلے کہ یہ فقیر قادری آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرے ہم اپنی گفتگو کا آغاز اور گفتگو کی ابتداء اپنے پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام سے کرتے ہیں۔لہٰذا درود پڑھ لیجئے۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا

محمد وبارك وسلم

یہ درود وسلام ہوا اب استغاثہ ہم یوں عرض کرتے ہیں کہ

يا اكرم الرسل معتمدی

انت باب اللّٰه مستمدی

فبدنيا يا فبآخرة

يا رسول اللّٰه خذ بيده

## ایمان کی حفاظت

میرے دوستو اور بزرگو! انسان کی فطرت بھی یہی ہے اور عقل و غیرت کا تقاضا بھی کچھ یہی رہا ہے کہ چھوٹا اپنے آپ کو چھوٹا ہی سمجھتا ہے، کمزور زور آور کی پناہ لیتا ہے، مظلوم مختار کو دیکھتا ہے، محکوم کی نظر حاکم پر ہوتی ہے، فقیر اور غریب، غریب پاور کی طرف توجہ کرتا ہے۔ ہم لوگ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صاحبِ ایمان ہیں، مسلمان ہیں اور اِس دور میں ہم پیدا ہوئے جو فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ ایمان کی حفاظت کا ہے۔ ایمان کی حفاظت اتنا آسان نہیں جتنا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ جان کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس ہزاروں پروگرام ہیں، مال کی حفاظت کے لئے بہت سے قیام ہیں، دکان اور مکان کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس بہت سی تجویزیں ہیں۔ ان تجویزوں پر اور اپنے پروگرام پر ہم عمل کرتے ہیں اور دنیا میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن آج کوئی اُن لوگوں سے پوچھے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول

اللہ پڑھتے ہیں۔اُن لوگوں سے سوال کیا جائے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر یقین رکھتے ہیں کہ میرے بھائی جہاں تم نے اپنی سیفٹی کیلئے ،اپنی حفاظت کیلئے تم نے سینکڑوں سامان کیئے ،دولت خرچ کررہے ہواور اپنے پروگرام میں رات دِن لگے ہوئے ہو۔بتاؤتم نے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کچھ کیا ہے؟ایمان اور یقین کیلئے بھی تم نے کوئی راہ متعین کی ہے؟کوئی راستہ،کوئی اسٹریٹ اورکوئی منزل تمہارے سامنے ایسی ہے جو ایمان اور یقین کی گارنٹی دے اور ایمان اور یقین کی منزل تک تمہیں پہنچادے۔

## دن اور رات برابر

میرے بزرگو،میرے دوستو! اللہ کے آخری نبی حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’دیکھو کہ میں تمہارے لئے ایسا دِن چھوڑے جاتا ہوں،میں تمہارے لئے ایسا طریقہ چھوڑے جاتا ہوں،میں تمہارے لئے ایسی سنت چھوڑے جاتا ہوں، اور ایسی راہِ گزر اور ایسی شارع عام پر میں نے تمہیں کھڑا کردیا ہے کہ جس کا حاک یہ ہے کہ اُس کا دن اور اُس کی رات دونوں برابر ہیں‘‘۔یعنی انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ دن کی روشنی میں راستہ طے کرتا ہے اور رات ہوتی ہے تو وہ کسی منزل پر پہنچ کر دم لیتا ہے۔پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جس اسلام پر میں نے تمہیں کھڑا کیا ہے اور جس اسلام پر میں نے تمہیں لگا دیا ہے اِس اسلام کی شان یہ ہے کہ اِس کا دن بھی ویسا ہی ہے جیسی اِس کی رات ہے،اور اِس کی رات بھی ویسی ہی ہے جیسا اِس کا دن

ہے۔یعنی سفر کرنے میں تمہیں کوئی دشواری نہیں ہے تم رات کو بھی اسی طرح چل سکتے ہو جس طرح دن کو چلتے ہو۔

## اسلام کئی وسیلوں سے ہم تک پہنچا

میرے بزرگو، میرے دوستو! ہم لوگ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں اِسلام ڈائریکٹ نہیں ملا بلکہ اِن ڈائریکٹ ملا ہے بہت سے واسطوں سے اسلام ہم تک پہنچا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیک بندوں سے ہمارا تعلق قائم ہے۔اور اسلام کو سمجھنے کیلئے ،اسلام کو جاننے کیلئے چودہ سو برس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے جو نیک بندے رہے ہیں اُن کا طریقہ،اُن کی سنت،اُن کا فعل یہ سب کچھ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔اگر ہم نے اِن حضرات کو اسلام کی فہرست سے اگر کسی نے نکال دیا تو یاد رکھو کہ اسلام ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔

## گھروں کی محافل بچوں کیلئے اصلاح کا سامان

اِسلام کی صحیح صورت اور اِسلام کا صحیح خدوخال ہ ہیں دیکھ سکتے جب تک کہ چودہ سو برس سے اللہ کے نیک بندے جو گزرے ہیں اُن سے ہمارا تعلق نہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ اے اہلسنت اگر آپ کے حلقوں میں اور ہماری روایات میں اللہ کے نیک بندوں کی یاد اور اُن کا ذکر کرنا شامل رہا ہے۔خدا کا کتنا بڑا فضل وکرم ہے کہ مورشش جیسے ملک میں جہاں ماڈرن قسم کے لوگ رہتے ہیں دوسری تہذیب کا اثر بھی ہے۔لیکن اِن باتوں کے باوجود اللہ کا بڑا شکر ہے کہ ابھی مسلمانانِ اہلسنت وجماعت میں اِس قسم کی زندگی

پائی جاتی ہے اور ایسے لوگ بھی ابھی باقی ہیں کہ جن کے گھروں سے صلوٰۃ وسلام کی آواز بھی آتی ہے۔عرس اور ختم پاک کی مجلس کا شہرہ بھی بلند ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے، چھوٹی چھوٹی بچیوں، گھر کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو یہ سننے کو ملتا ہے اور وہ یہ سمجھتی ہیں، اور انہیں یہ موقع فراہم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر، اُن کی سیرت کو سنیں اور اللہ کے نیک بندوں سے واقفیت حاصل کریں۔

کیونکہ میرے دوستو جہاں ہم یہ کام ثواب کیلئے کرتے ہیں اُس ثواب کے ساتھ ساتھ ہمارے کاموں میں سب سے بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اِس سے ہم ذہنی انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔لوگوں کے ذہنوں کو،لوگوں کے دلوں کو ہم بدلنا چاہتے ہیں۔اور چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلوں کے دل ودماغ میں یہ بات جم جائے اور وہ اِس بات پر یقین کریں کہ آج ایمان، دین اور اسلام کی حفاظت کیلئے جو بہترین طریقہ ہے وہ یہی ہے کہ ہم اپنے عقائد کو درست کریں اور عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

لیکن یاد رکھیئے کہ اچھے اعمال تب تک قبول نہیں جب تک عقیدہ درست نہ ہو۔عقائد کی درستگی اور عقائد کی صحت یہ بنیادی چیز ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں جو بھی اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے وہ نورٌ علی نور ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اِن باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین

## بڑوں کو راضی رکھنے کی حکمت

آپ لوگ جانتے ہیں اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ دنیا میں ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اور ہر آدمی اپنے فطری تقاضوں کی وجہ سے مجبور ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اُس سے بڑا اُس سے راضی رہے، مثلاً بیٹا یہ چاہے گا کہ اُس کا باپ اُس سے راضی رہے اگر وہ سعادت مند ہے۔ بیوی یہ چاہے گی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی رہے۔ مزدور یہ چاہے گا کہ اُس کا مالک اُس سے راضی رہے۔ مزید یہ کہ ہر چھوٹا اپنے بڑے کی رضا مندی چاہتا ہے۔ اور رضا مندی کے بغیر آپ کوئی بھی کام کرنا چاہیں گے تو نہیں کر سکتے، جب تک آپ کا بڑا آپ سے راضی نہ ہو۔ آپ نہ کوئی کام کرا سکتے ہیں اور نہ کوئی کام ہو سکتا ہے۔

## زمین و آسمان پیدا کرنے کی حکمت

انہی چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ گرامی پر ہماری نظر پڑتی ہے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں جہاں پیدا کیئے تو کیا اُسے یہ دونوں جہاں پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ اِس کا ایک ہی جواب ہے کہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں نہ جہاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے نہ آسمان نہ زمین کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ اللہ الصمد ہے، وہ غنی ہے وہ بے نیاز ہے۔ اُس کے سب محتاج وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اُس کی تمام عالم مخلوق ہے وہ سب کا خالق ہے۔ وہ رازق ہے، ہم محتاج ہیں وہ غنی ہے۔ اِس لئے اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن پھر بھی یہ اتنا بڑا جہاں اتنی بڑی دنیا یہ سب کچھ پیدا کیا۔ اور اِس کا

سبب قرآن اور حدیث کی روشنی میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی، اُس کی مشیت یہ تھی، وہ چاہتا ہی یہ تھا کہ اتنا بڑا عالم پیدا کرے اور اس عالم میں وہ لوگوں کو یہ دکھائے ،لوگوں کو یہ بتائے کہ میرے ماننے والوں کی کیا شان ہے اور میرے نہ ماننے والوں کا کیا حال ہے۔ اطاعت کرنے والے کامیاب ہیں اور جو منکر ہیں اُن کا کیا حال ہے؟ پھر اِن تمام باتوں کیلئے اُس نے اپنے مخصوص بندوں کو پیدا کیا جن کو ہم انبیائے کاملین اور رسول کہتے ہیں۔ اِن تمام رسولوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فضیلت عطا فرمائی کہ رب تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے حدیثِ قدسی ہے ''میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا لیکن جب میں نے چاہا کہ لوگ مجھے جانیں اور میری مشیت یہ ہوئی کہ خزانے کو لوگ جانیں اور لوگ مجھے پہچانیں تو اے محبوب میں نے تجھے پیدا کیا''۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا تو معلوم یہ ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات یہ مظہر ہے خدا کی یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق اور پیدائش کے نتیجے میں کائنات نے اللہ کو جانا اگر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو دنیا اللہ کی معرفت سے اور اللہ کو جاننے سے محروم رہ جاتی۔ اب آپ کہیں گے کہ یہ کیسے؟

## واجب و ممکن کے درمیان وسیلہ

اگر چہ یہ محفل نعت ہے اِس میں تقریر کا موقع نہیں لیکن میں یہ چند باتیں عرض گزار کر رہا ہوں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ ہے خالق اور ہم ہیں مخلوق۔ اللہ تعالیٰ ہے واجب اور ہم ہیں

ممکن، اللہ تعالیٰ ہے دائم اور ہم ہیں حادث، اللہ ہے محیط اور ہم ہیں محال۔ اب میں اِس پر تھوڑی سی تشریح کروں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے آپ سمجھ گئے ہاں جی بالکل سمجھ گئے۔ اللہ تعالیٰ قدیم اور دائم ہے ہمیشہ سے ہے واجب ہے، واجب اُس کو کہتے ہیں جس کا ہونا ضروری ہو۔ اور ممکن اُس کو کہتے ہیں جس کا نہ ہونا ضروری ہو اور نہ نا ہونا ضروری ہو یعنی اُس کا ہونا بھی ضروری نہ ہو اور نہ ہونا بھی ضروری نہ ہو۔ ہم اگر نہ ہوتے تو کچھ بھی نہیں تھا اور اب ہم ہو گئے تو پھر بھی کچھ نہیں۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ اگر ہم نہ ہوتے تو ہمارے نہ ہونے کی وجہ سے کام رک جاتا یا ہمارے ہونے کی وجہ سے کام چل رہا ہے۔ یعنی ہمارا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہیں۔ یہ ہے ممکن ہم لوگ اِس کو ممکن کہتے ہیں۔ حادث اُس کو کہتے ہیں کہ جو پہلے نہیں تھا بعد میں ہو گیا اور پھر نہیں ہو گا آگے لیکن واجب وہ ہے جو پہلے بھی تھا اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جب ہم لوگ حادث ہیں پہلے نہیں تھے اور اب ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہے واجب اور دائم تو اب یہ ممکن کا یعنی ہمارا واجب سے یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے ہوا؟ کیونکہ تعلق کیلئے بیچ میں کوئی چیز ہونی چاہئے کہ جس کی وجہ سے ایک دوسرے کا تعلق ہو سکتا ہو۔ اور یہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری نظر میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے یہ جو آپ آنکھ کی پتلی دیکھ رہے ہیں۔ تو آنکھ کی پتلی میں ایک نور ہے ایک لائٹ ہے۔ یہ لائٹ ہماری بصیرت کو ترقی دے رہی ہے کہ یہ لائٹ اُس دیوار تک پہنچ رہی ہے اور میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر اِس کے اندر یہ لائٹ نہ ہو تو ظاہر ہے کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ یعنی مقصد یہ ہے کہ انسان خدا تک کیسے پہنچے؟ پھر وہ واجب ہے اور یہ ممکن

ہے تو دونوں کا تو کوئی تعلق ہی نہیں۔واجب کا تعلق ممکن سے کیسے ہوا؟اوراور ممکن کا تعلق واجب سے کیسے ہوا؟ بس میرے دوستو! بندہ چونکہ خدا تک پہنچ ہی نہیں سکتا ناممکن ہے، چونکہ ہم ممکن ہیں وہ واجب ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ہم اب پیدا ہوئے اور آئندہ ختم ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس لئے عابد اور معبود کے درمیان ڈائریکٹ تعلق ناممکن تھا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے اپنے فضل وکرم سے ایک ایسی ذات کو پیدا کیا جس کا نام محمد ہے جس کی ذات احمد ہے جو مصطفیٰ ہے، مجتبیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔اُس ذات کو پید کیا وہ ذات خالق اور مخلوق کے درمیان وسیلہ بن گئی کہ جب ہم نے اُس ذاتِ گرامی کو یعنی وسیلہ اعظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو خدا کو پہچان لیا۔معلوم یہ ہوا کہ حضور کی ذات خالق اور مخلوق کے درمیان ایک ایسا وسیلہ ہے کہ اِس وسیلے کے بغیر انسان نہ خدا تک پہنچ سکتا ہے نہ اُس کے اعمال نہ اُس کا عقیدہ کچھ بھی نہیں، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی صاحبِ ایمان، ایمان کی نظر سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے تو وہ پکار اُٹھتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔آپ ہو گئے تو سب کچھ ہو گیا۔

## خلاصہ کلام

میرے دوستو اِس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ شان عطا فرمائی اور وہ اتنا راضی ہے کہ وہ خود ہی فرماتا ہے کہ اے پیارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی یہ تمنا ہے

کہ اللہ راضی ہوجائے، نبی یہ چاہتے ہیں اللہ راضی ہوجائے، رسول یہ چاہتے ہیں اور اؤلیاء، غوث، قطب سبھی یہ چاہتے ہیں اللہ راضی ہوجائے۔ اِن تمام لوگوں کی یہ تمنا ہے کہ اللہ راضی ہوجائے۔ لیکن یہ شان اور اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے حضور ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں حدیثِ قدسی ہے ''اے پیارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سب یہ چاہتے ہیں کہ میں راضی ہوجاؤں لیکن میں اے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری رضا چاہتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم راضی ہوجاؤ''

## خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

اب آپ بتائیے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے حدیثِ قدسی ہے کہ اور قرآن بھی یہ فرماتا ہے کہ "ولسوف يعطيك ربك فترضى" یعنی اے محبوب! عنقریب اللہ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔

تو قرآن بھی یہ کہہ رہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔ حدیث بھی یہ کہتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے۔ پھر قرآن یہ کہتا ہے کہ "فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام" میرے دوستو کعبۃ اللہ کو سجدہ کرنا بھی مسلم، کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بھی مسلم اور کعبے کا کعبہ ہونا بھی مسلم لیکن قرآن عظیم کی اِس آیت میں کہہ دیا گیا کہ اے میرے محبوب! ہم آپ کو اُس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جو آپ کا پسندیدہ ہے یعنی جس کعبے کو آپ نے اپنا قبلہ پسند کرلیا ہے آپ نے اُس کو منتخب کرلیا ہم اُس

کعبے کو آپ کا قبلہ بنا دیں گے۔تو معلوم ہوا کہ کعبہ جو قبلہ بنا اِس میں بھی دخل ہے پسند کو اور انتخاب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یعنی حضور اگر منتخب نہیں پسند نہیں فرماتے تو وہ کعبہ جو ہے وہ قبلہ نہیں قرار دیا جاتا بس یہ ایک گفتگو تھی جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا یہ ایمان اور یقین کی بنیادی چیز ہے۔یہ نعت شریف اور عرس وغیرہ جو آپ دیکھتے ہیں اصل میں یہ ایک طریقہ ہے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کا۔

# خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

اب آپ بتائیے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے حدیثِ قدسی ہے کہ اور قرآن بھی یہ فرماتا ہے کہ "ولسوف یعطیك ربك فترضی" یعنی اے محبوب! عنقریب اللہ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

تو قرآن بھی یہ کہہ رہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔ حدیث بھی یہ کہتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے۔ پھر قرآن یہ کہتا ہے کہ "فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام" میرے دوستو کعبۃ اللہ کو سجدہ کرنا بھی مسلم، کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بھی مسلم اور کعبے کا کعبہ ہونا بھی مسلم لیکن قرآن عظیم کی اِس آیت میں کہہ دیا گیا کہ اے میرے محبوب! ہم آپ کو اُس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جو آپ کا پسندیدہ ہے یعنی جس کعبے کو آپ نے اپنا قبلہ پسند کر لیا ہے

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com